مجلس ۶	حضرت علی اصغر جھولے میں	۶۸۷	مجلس کا عنوان	مجلس ۶

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے پیارے بھائی

حسینؑ حسینؑ حسینؑ

بے یار و اقربا حسینؑ

عنوان: حضرت علی اصغر جھولے میں

چھٹی مجلس

ہدیہ:- محمدؐ - آلِ محمدؐ - اصحابِ منتجبین و ملائکۂ مقربین پر درود و سلام

سرکارِ حسینی کا ادنیٰ خادم:- سید تہور علی جعفری امروہوی ابنِ منشی سید واجد علی مرحوم سابق مدرس امام المدارس امروہا

$\frac{125}{2}$ میر آباد گولیمار - نزد مسجد و امام بارگاہ شاہ کربلا ٹرسٹ

رضویہ سوسائٹی - جانب جنوب - چورنگی - کراچی ۱۸ مغربی پاکستان

میری مجالس (۱) شہیدِ کربلا حسینؑ (۲) مظلومِ کربلا حسینؑ (۳) مولائے کربلا حسینؑ (۴) مہمانِ کربلا حسینؑ (۵) بے مونس و آشنا حسینؑ (۶) بے یار و اقربا حسینؑ (مجلسِ ہذا) ہر عزادارِ حسینؑ کی ملکیت - مجھ ناچیز سے بلا اجرت کتابت کرا کر چھپوائیے - ہدیۃً تقسیم فرمائیے

نمازِ میت صفحہ ۱۳ - ۱۴ پر لکھی ہوئی ہے - بچوں کو خود یاد کرلیجئے - یہ عبادت

مجلس ۶

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۝
بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ العَلِیِّ العَظِیمِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۝ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ذریعے، شیطان مردود سے بچنے کے لئے۔ نام سے اللہ کے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ سوائے اللہ کے کسی میں کوئی قوت و طاقت نہیں ہے جو بلند مرتبہ اور صاحبِ عظمت ہے۔ خداوندا! محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمتِ کاملہ نازل فرما۔

عنوانِ مجلس: حضرت علی اصغرؑ گہوارے میں

حسینؑ حسینؑ حسینؑ بے یار و اقربا حسینؑ

حضرت علی اصغرؑ گہوارے میں ہیں۔ حضرت علی اصغرؑ جھولے میں ہیں۔ بہت ہی زیادہ پیاسے ہیں۔ چھ مہینے کے ہیں۔ یہ حسینؑ کے سب سے چھوٹے مجاہد ہیں۔ اصغر ہی تو کہلاتے ہیں۔ یہ امامِ وقت حسینؑ کا سب سے چھوٹا بچہ ہے۔ یہ بڑا جہاد کرنے والا ہے۔ جھولے میں غازی۔ امامِ وقت کے ہاتھوں میں غازی۔ ان کا غازیانہ جھولے سے زمین پر آجانا خیمہ میں سب کو ماں کے دودھ کا اثر دکھانا تھا۔ ماں کو رلانا نہ تھا۔ روحانی

ادراک سے رحمت کے اسباب فراہم کرنے والا حجتِ خدا
کا ننھا مجاہد اُمتِ محمدیؐ کے لئے بذریعہ تبسم۔ روح کے ساتھ
روح کی نسبت سے خیر اور نیکی کی انتہائی قربت سے مسکراہٹ
کے ذریعہ سے صراطِ مستقیم کا بتانے والا خاموش فدائی۔ اور بچے
تو خیمہ کے اندر اور باہر العطش العطش کی آوازیں لگا رہے ہیں
یہ ننھا مجاہد العطش کی آواز بلند نہیں کر سکتا۔ زبان سے یہ بھی ادا
نہیں ہو سکتا کہ میں بھی پیاسا ہوں۔ ہر سانس قربتِ الٰہی کی
منزل پر۔ منہ میں زبان ہے۔ خشک زبان ہے۔ سوکھی ہوئی
زبان ہے لیکن بے زبان ہیں۔ خاموشی کے اندر کیا معانی اور
مقاصد ہیں۔ کہنے میں نہیں آسکتے۔ مسلمانانِ عالم! اسلام کی
تاریخ لکھنے والو! حجتِ خدا کے چھوٹے ننھے مجاہد کے
تبسم کی تاریخ لکھو۔ سلطانِ اولیا امام حسینؑ کے سب سے
چھوٹے شہزادے علی اصغرؑ کا غازیانہ جھولے سے زمین پر
آنے کا حال لکھو۔ دربارِ حسینؑ میں عزاداروں کو دیکھو۔ ممبر
رسولؐ پر شعرائے اہلبیت سے سنو۔ تاریخ میں خاموشی۔
فدیۂ دینِ مصطفےٰ امام حسینؑ کا چھوٹا بچہ تک پیاسا تین دن سے
رسولؐ کے نواسے کو مہمان لے کر بلانے والو۔ میزبانو! اس کا بچہ پیاسا

خوب سے خوب تر نیکی کرنے والا ہوتا ہے اور بد سے بدتر برے کام پر آمادہ کرنے والا

عزادارانِ حسینؑ! خیمہ کے اندر عورتیں حضرت علی اصغرؑ کو دیکھ کر
اُن کی حالت کا تصوّر کر رہی ہیں - اُن کی صورت آنکھوں میں
کھچ رہی ہے - دل میں سما رہی ہے - حضرت علی اصغرؑ ہچکیاں لے رہے ہیں
آنکھیں پھرا رہے ہیں - اُن کی حالت متغیّر ہے - اُن کی حالت
بدلی ہوئی ہے اور بدلنے والی ہے - خیمہ میں سب گھبرا رہے ہیں -
حضرت اُمِّ رباب جھولے کے پاس کھڑی ہوئی ہیں - فرما رہی ہیں -
میرے مُنّے پیارے - اگر میں نے تیری خدمت میں کوئی کوتاہی
کی ہو - کمی کی ہو تو معاف کرنا - اے میری جان کی راحت! کیا میں نے
کوئی تقصیر کی ہے - کیا میں نے کوئی قصور کیا ہے - میرا ساتھ کیوں چھوڑ رہے
ہو - تمہارے منہ موڑنے سے تو نہ معلوم کیا کیا خیالات دِل میں
آرہے ہیں - میرے پیارے! میرے دِل کی ٹھنڈک! تم جھولے
میں ہو - میں تمہاری دودھ پلانے والی ہوں - دودھ خشک ہوگیا ہے
اِس وجہ سے ناخوش ہو رہے ہو - پیارے اِس میں میرا کیا قصور ہے
میری جان! پانی کا قطرہ تک نہیں کہ تیرے ہونٹوں پر ٹپکا دوں - اے
میرے موتی - اے میرے لال! کیا مدینے والی بہن یاد آرہی ہے -
اُس کی گود چھوڑ کر بابا کی گود میں آگئے تھے - اے اپنے بابا کے
دِل کے ٹکڑے - اے دلبند - اے صاحبِ توقیر - اے دِلآرا - اے اپنے بابا کے

آنکھوں کے نور - کیا بابا کی گود میں مدینے والی بہن کی گود چھوڑ کر

ہمک کر آجانا یاد آ رہا ہے - کیا بابا کی کوئی خاص بات یاد آ رہی ہے - کیا

بابا کی آواز کان میں پڑ گئی - کوئی خاص بات ہے - اے بابُ العِلم کے

پوتے - ہمیں تو کچھ بتاؤ - بسم اللہ کے 'ب' کے نقطے کے وارث تم بھی تو ہو

ایک ہی نقطہ تو ہے - جو تمام قرآن میں ہے وہ بسم اللہ کے 'ب' کے

نقطے میں ہے - اے میرے منے! میں تجھ سے اشاروں سے باتیں کروں - ان

اشاروں میں وسعت ہے - اے میرے پیارے - کیا نام لیکر تجھ کو

پکاروں - اے قوتِ پروردگار کے پوتے - کیا دادا یاد آ رہے ہیں؟

کیا وہ تمہارے قریب ہیں - دادی اماں ہمارے ساتھ ہیں - ہائے

افسوس - اے بالے میں تو تجھ کو لوریاں دیتی - تجھے نیند آتی - پنکھا

ہلاتی - اپنے دامن سے ہوا دیتی - تجھے پیار کرتی - تیرے سامنے درد و الم

کی باتیں کر رہی ہوں - پیارے - ہماری باتیں دنیا میں درد و الم کا افسانہ

بنیں گی - چھوٹے چھوٹے بچے والی ماؤں کو سامانِ درد و الم فراہم

ہوگا - پیارے میں بھی بہت پیاسی ہوں - میں بھی بہت خستہ جان

ہوں - میرے جگر میں درد ہے - پیارے! میری آنکھوں میں آنسو

تیرا بھیا علی اکبرؑ شہید ہوگیا - کیا تم اُن کی گود یاد کر رہے ہو - تم شہید کے

بھتیجے ہو - تمہارے کئی بھائی شہید ہو چکے - کیا جام شہادت کے متمنی - شہید

لے بھائی ہو۔ تم علی اکبرؑ کے چھوٹے بھائی ہو۔ تم شہید کے پوتے ہو
اے علی اصغرؑ تم علیؑ کے پوتے ہو۔ تم بھی بڑا کام کرنے والے ہو۔
اے میری جان۔ میں اپنی زبان سے تم سے سوال کرتی ہوں تمہاری
طرف سے خود ہی دل ہی دل میں جواب دیتی ہوں۔ یہ ہے بہترین
طریقہ باتیں کرنے کا۔ تم کو بولنے کی تکلیف نہیں دے رہی۔ بغیر بولے
کیا کیا بتاؤ گے۔ تم حجتِ خدا کی آخری نشانی ہو۔ حجتِ خدا عین
قرآن ہے۔ تم اس کے فرزند ہو جو رسولؐ کی پیٹھ پر سجدے کی حالت
میں بیٹھا اور انھوں نے ۷ مرتبہ سُبحان اللہ کہا۔ تم اس کے بیٹے ہو
جس کے لیے عید کے لئے جنت سے لال پوشاک فرشتے نے لا کر دی ہے
راکبِ دوشِ مصطفےٰ کے بیٹے ہو۔ پیارے تیرا درجہ بہت بڑا ہے
اللہ کو مثال دیکر نہیں سمجھایا جا سکتا۔ وہ بے مثال ہے۔ اے اللہ۔ تیرے
اوصاف بیان نہیں کیے جا سکتے۔ تیرے اوصاف تیرے عین
ذات ہیں۔ تیری ذات کے لئے عقل کوئی حد قائم نہیں کر سکتی۔
تیری ذات لامحدود ہے۔ اے اللہ! تجھ کو کسی چیز سے تشبیہ
نہیں دی جا سکتی۔ تو ہر چیز کا خالق ہے۔ اے بسم اللہ کے
ب کے نقطے بتائیے علی اصغرؑ کے متعلق۔ حضرت علی اکبرؑ
شبیہِ رسولِ خدا۔ اے حضرت علی اصغرؑ آپ کو کس سے تشبیہ دی جائے

خداوندِ عالم نہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے نہ تمہارے اجسام کو۔ خدا دلوں اور

اے حضرت علی اصغرؑ آپ کو کس ذات سے مثال دیکر سمجھوں۔ کس سے
تشبیہ کروں۔ آپ کے عزم و ارادے حضرت علیؑ سے ملتے ہوئے ہیں
آپ ہم صورتِ حیدر ہیں۔ آپ کا نام علی اصغرؑ۔ حضرتِ امِ رباب
جھولے کے قریب۔ حضرت علی اصغرؑ جھولے میں۔ فرماتی ہیں
اے میرے چاند! کیا تم اپنے بھیا کو یاد کر رہے ہو۔ تمہارے
بھائی بہت سے۔ کیا عون و محمد کو یاد کر رہے ہو۔ وہ دونوں
دادا صاحب پاس گئے۔ تمہاری پھوپی اماں تو ان کو یاد بھی
نہیں کرتیں۔ کیا قاسمؑ بھیا کو یاد کر رہے ہو۔ اس نے تو تمہارے
متعلق تمہارے بابا سے معلوم کیا تھا۔ امام وقت نے
خیمہ کے پیچھے سب کچھ بتا دیا تھا۔ وہ بھی دادا صاحب کے
پاس۔ اے میری گود کی رونق۔ میری گود میں آؤ۔ مجھ سے
روٹھو نہیں۔ میں تم کو منالوں گی۔ اے اپنے دادا کی صورت
والے۔ کیا بابا کی گود یاد آ رہی ہے۔ اے میرے لختِ جگر۔
تو میرا دل بہلانے کے لئے ہے۔ رات میں میرے دل کو
بہلانے والے۔ میری طرف دیکھو۔ کیا میری طرف خیال
نہیں کرتے۔ میں تم کو پانی نہیں پلا سکی۔ تمہارے بابا آنے والے
ہیں۔ بابا سنکر آنکھیں ذرا کھول دیتے ہو۔ اے چاند

خدا سے ڈرو اور سمجھ کر بات کرو۔ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرو کہ یہ سبب برکت ہے

اے چندا - کیا نیند آرہی ہے۔ سُلانے والی پاس کھڑی ہے۔ میری
گود میں آجاؤ۔ میری گود تمہارے لئے ہے۔ تمہارے بابا کے سینے
پر سکینہ سویا کرتی ہے۔ روٹھو نہیں۔ تمہارا روٹھنا تو میرا دل
توڑتا ہے۔ اب میں روتی ہوں تمہاری وجہ سے میرا دل ٹھہرا ہوا تھا
پُرسکون تھا۔ اے اصغرؑ پیارے! تم میرا سہارا ہو۔
چھوٹا سا بچہ ماں کا بڑا سہارا۔ اولاد ماں کا سہارا ہوتی ہے
پہ ماں کی حسرت بھری باتیں چھوٹے بچے سے حضرت اُم رباب
کی باتیں حضرت علی اصغرؑ سے ہو رہی تھیں۔ امام وقت نے
سُنیں۔ اُنھوں نے فرمایا۔ تقدیر سے کیا چارہ ہے۔ میرے
سامنے میرے کڑیل بیٹے علی اکبر کو ظالموں نے مارا ہے۔ سوچو
بتاؤ۔ کیا میرا پیارا اِس قابل نہ تھا کہ اس پر رحم کیا جاتا۔ علی اکبرؑ
تو رسولؐ کی ہی صورت کا تھا۔ اب تو موت قریب تر ہے
پیاس سے میرا حلق بھی خشک ہے۔ اب اِس خشک حلق پر
ظلم و ستم کا خنجر رکھا ہوا تم دیکھیں بس اب تم کو بہت
روتے ہوئے دیکھا۔ جتنی لاشیں لایا اُن پر خوب
روئیں۔ اب علی اصغرؑ کو دیکھ کر رو رہی ہو۔ اب ہم تم کو
روتے ہوئے نہ دیکھیں گے۔ خاتمہ رنج و غم نہ ہوگا۔

فضول خرچی میں خوبی نہیں اور کارِ خیر میں فضول خرچی نہیں کہی جاسکتی

دُنیا والے یاد کریں گے کہ ہم تھے سب مجسّمۂ رنج و غم۔ دُنیا والے دُکھ اور مُصیبت کے وقت ہم سب کو یاد کریں گے ہم سب کو علمِ نافع سکھائیں گے۔ ہمارے واقعات نفع دینے والا علم حاصل کرنے کے لئے ذریعے فراہم کریں گے اللہ کو معبود حقیقی سمجھنے والوں کے لئے اور اس کو سجدہ کرنے والوں کے لئے یہ باتیں کر کے امام حُسینؑ علی اصغرؑ کو ہاتھوں پر لے کر چلے۔ حضرت اُمِّ رباب فرمانے لگیں۔ کنیز آپ پر نثار ہے۔ ذرا ٹھہریئے۔ میرا لال پہلے پہل باہر جا رہا ہے۔ مَیں غم زدہ دُکھیا اُس کی ماں اُس کو نئے کپڑے پہنا تو دے۔ اگر یہ زندہ رہ جائیں اگر یہ جی جائیں تو مَیں اپنی جان اِن کے بدلے میں دیدُوں۔ سب نے یہ باتیں خیمہ میں سُنیں۔ علی اصغرؑ کو جاتے دیکھا۔ سب نے بلائیں لیں سب نے کہا علی اصغرؑ! خدا حافظ۔ اُمِّ رباب نے کہا۔ اَصغرؑ خُدا حافظ۔ سب عورتوں نے ایک زبان ہو کر کہا ہو گا۔ اَے اَصغرؑ! خُدا حافظ۔ اَے اصغرؑ! سدھارو۔ خُدا حافظ۔ ماں نثار ہو۔ خُدا حافظ۔ ہم نے تم کو رسولؐ کی اَماں میں سونپا۔ ہم نے تم کو علیؑ کی پناہ میں دیا۔

امام حسینؑ علی اصغرؑ کو ہاتھوں پر لیے ہوئے فوج کے
قریب پہونچے۔ حضرت امام حسینؑ نے حضرت علی اصغرؑ
کو عبا کے دامن سے ڈھک لیا تھا۔ شمر لعین پکارا
اے فوجیو! دیکھو حضرت امام حسینؑ کے ہاتھوں پر
قرآن ہے۔ کسی فوجی نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے۔ اِن کا
کوئی بچہ پیاس سے ہلاک ہو رہا ہے۔ اُس کو دکھانے
کے لئے لائے ہیں۔ دیکھو اِن کی آنکھوں سے آنسو ٹپک
رہے ہیں سر جھکائے ہوئے ہیں۔ تمہارے سامنے
میّت لیکر آئے ہیں۔ تاکہ ہم اُن پر ترس کھائیں اور
پانی دیدیں۔ حضرت امام حسینؑ نے بلند آواز سے کہا
میرے ہاتھوں پر میّت نہیں ہے۔ میرے ہاتھ پر قرآن
ناطق ہے۔ یاد رکھنا یہ بولتا قرآن ہے۔ یہ قرآن کی جان سے
میں بلاؤں میں پھنسا ہوں۔ غربت زدہ ہوں۔ اپنا گھر
چھوڑ کر یہاں آیا ہوں۔ جس کا نام تم اذان میں لیتے ہو وہ
میرے نانا ہیں۔ اُن کی قبرِ منوّر چھوڑ کر تمہارا مہمان ہوں
میں رسولؐ کا نواسا ہوں۔ میں تو سب گھر والوں کو لیکر
آیا تھا میزبان تو مہمان کے بچوں سے بہت خوش

کسب حرام کرنے والے کو خدا محتاج کر دیتا ہے۔ تحمل و بردباری

ہوتا ہے۔ میزبان کے گھر اگر مہمان اپنے بچے اپنے ساتھ لائے تو سب خوش ہوتے ہیں۔ گھر میں رونق ہوتی ہے۔ تاریخ اسلام لکھنے والو! یہ باتیں تاریخ میں لکھو۔ کیا حسینؑ معہ اپنے گھر والوں کے مہمان نہ تھا رسولؐ کا نواسہ سب کو دعوت پر لے گیا تھا۔ وہ مہمانِ خصوصی اپنے ہاتھوں پر پیاسے بے شیر بچے کو لیکر کھڑا ہے۔ میرے ہاتھوں پر میرا بچہ علی اصغرؑ ہے۔ یہ بھی میری طرح پیاسا ہے۔ یہ تو ناسمجھ ہے۔ بچے تو قابل رحم ہوتے ہیں۔ اس کی حالت بہت ہی غیر ہے۔ اس کے جینے کی امید نہیں ہے۔ اس کا جینا محال ہے۔ اس نے ماں کا دودھ نہیں پیا۔ ماں کا دودھ خشک ہو گیا ہے خیمہ میں ایک بوند پانی کی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر علی اصغرؑ کے منہ پر سے عبا کا دامن اٹھایا۔ شمر نے بڑھ کر حرملہ کو آواز دی۔ دیکھ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہاتھوں پر ان کا بیٹا ہے علی اصغرؑ ہے۔ اس کی گردن ڈھلی ہوئی ہے۔ اے حرملہ! اس ڈھلی ہوئی گردن کو اپنے تیر کا نشانہ بنا تو بڑا تیرانداز ہے وہ تیر لگا کہ یہ بچہ ہچکی تک نہ لے۔ یہ سنکر حرملہ تیزی سے بڑھا

لے کر آتا ہے۔ عقلمند وہ ہے جو آخرت کی فکر میں رہے اور بے عقل

تیر جوڑ کر کمان اُٹھائی۔ تین دھار والا تیر حرملہ نے علی اصغرؑ
کے گلے پر مارا کہ بچۂ حسینؑ کے ہاتھوں پر منقلب ہو گیا
اور وہ تیر علی اصغرؑ کی گردن چھیدتا ہوا امام حسینؑ کا بازو
توڑتا ہوا زمین میں در آیا۔

فوارہ خوں کا زخم سے گردن کے بہ گیا
جتنا پیا تھا دودھ لہو بن کے بہ گیا

حسینؑ حسینؑ حسینؑ۔ بے یار و اقربا حسینؑ
امام حسینؑ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ وَلَا تَرْفَعْنِی
فِی النَّاسِ دَرَجَةً اِلَّا حَطَطْتَنِی عِنْدَ نَفْسِی مِثْلَهَا وَ
لَا تُحْدِثْ لِی عِزًّا ظَاهِرًا اِلَّا اَحْدَثْتَ لِی ذِلَّةً
بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِی بِقَدَرِهَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ خداوندا! درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر
اور نہ بلند کر لوگوں میں میرا ایک درجہ مگر یہ کہ پست کر دے تو
مجھ کو خود میری نگاہ میں اُتنا ہی اور نہ پیدا کر میرے لئے کوئی
ظاہری عزت مگر یہ کہ پیدا کر دے میرے لئے باطنی ذلت
خود میرے دل میں اُتنا ہی۔ خداوندا! درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

عقل وہ ہے جو دنیا کی آرزو کرے .. حلال روزی حاصل کر، جہاد ہے

نمازِ میّت

نیّت کرے کہ اس میّت کی نمازِ جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ ۔ اَللّٰہُ اَکبَر اس کے بعد پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ پھر دوسری تکبیر کہہ کر پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر تیسری تکبیر اَللّٰہُ اَکبَر کہے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر چوتھی تکبیر اَللّٰہُ اَکبَر کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ

ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ

درسیم :- زیادہ کھانی کر اکڑو دل کو مردہ بنا دیتی ہے جس طرح درخت زیادہ پانی کر سڑ جاتا ہے یعنی دل بھی مردہ ہو جاتا

خوفِ خدا عمل انسانی کا اعلیٰ درجہ ہے۔ جو کم کھاتا ہے اس کا حساب بھی کم ہوگا۔ مرنے کا بہت اقتضا تو مرتے ہی

مریضوں کی عیادت اور جنازوں کی مشایعت کرو آخرت کا خیال آئے گا یقین کل ایمان ہے

اَمَتِكَ نَزَلَ (نَزَلَتْ) بِكَ وَ اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ

اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ (مِنْهَا) اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ (بِهَا)

مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا (كَانَتْ مُسِيْئَةً) فَتَجَاوَزْ عَنْهُ (عَنْهَا)

وَاغْفِرْ لَهٗ (لَهَا) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ (اجْعَلْهَا) عِنْدَكَ فِيْ

اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ (اَهْلِهَا)

فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ (وَارْحَمْهَا) بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط پانچویں تکبیر اللہ اکبر

کہہ کر نماز ختم کرے۔ سنت ہے نماز سے فارغ ہو کر کہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اور نماز کے

بعد سب لوگ اپنے مقام پر اُس وقت تک کھڑے

رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اُٹھایا جائے

پیش نماز جنازے کے قریب ٹھہرے رہتے ہیں

جب تک کہ جنازہ نماز میت ادا کرنے کے بعد

جگہ پر رہے +

مجلس کی ترتیب دینے والا مجلس کی بٹر پیپر پر کتابت کرنے والا
آفسیٹ پریس میں چھپوانے والا۔ چھپوانے کے بعد تیار کرنیوالا
اور مومنین کی خدمت میں ہدیتہً پیش کرنے والا۔ دعاؤں کا سائل
سید ظہور علی جعفری امروہوی ابن سید واجد علی مرحوم
مقام پیدائش: امروہہ ضلع مرادآباد۔ یو۔پی (انڈیا)
تاریخ پیدائش ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء پیشہ گورنمنٹ سروس
اسسٹنٹ (M.E.R) مرکزی حکومت پاکستان
مدتِ ملازمت تقریباً ۲۹ سال۔ پاکستانی آپٹ۔ ریگولر سروس

در یتیم:- اپنی قوتِ بازو سے کماؤ اور کھاؤ۔ جب کسی خاکسار سے ملو تو تم بھی خاکساری کرو۔ تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ کارِ خیر میں صرف کرو - عملِ خیر بے جا شرم سے ترک نہ کرو اور دکھانے کے لئے نہ کرو۔ عالم اور طالب علم کارِ خیر میں شریک ہیں۔ یا غفور ودود

ملت پریس کراچی

درِ یتیم :- مومن شوخ و شیریں ہوتا ہے اور منافق بدمزاج اور تندخو۔ مومن مسلمانوں کی پردہ داری کرتا ہے

عزادارانِ حسین خدا آپکو غمِ حسین کی دولت زیادہ عطا کرے۔ آپکے بچے ذاکرِ حسین بنیں۔ ذکرِ حسین ؑ بغور سنیں اپنے گھر بغور پڑھیں اور آپکو بھی سنائیں میری مجالس ۱۔ شہیدِ کربلا حسین ؑ ۲۔ مولائے کربلا حسین ؑ ۳۔ مظلومِ کربلا حسین ؑ ۴۔ مہمانِ کربلا حسین ؑ ۵۔ بے مونس و آشنا حسین ؑ ۶۔ بے یار و اقربا حسین ؑ (مجلسِ ہذا) علیحدہ علیحدہ عنوان پڑھیں۔ ایک ہی مضمون ایک میں نہیں ہے۔ ہر ایک میں الگ جدا مضمون ہے یہ ہر عزادارِ حسین کی ملکیت ہے۔ خواہشمند حضرات بلا اجرت مجھ سے کتابت کرا کر چھپوائیے۔ ہدیتہً بانٹیے۔ خداوندِ عالم بتصدقِ آئمۂ طاہرین آپکے گھروں میں بذریعۂ ذکرِ الٰہی و اہلبیت رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آپکی اولاد سعادتمند ہو۔ الٰہی۔ آمین۔ ایک سورۂ فاتحہ کا ثواب میرے والدین (واجد علی بن جعفر علی) اور مسماۃ مسلمہ خاتون بنتِ سید محمد طفیل کو پڑھکر بخشدیجئے۔ میں ناچیز آپکی دعاؤں کا سائل ہوں۔ تبرکاً اہلبیت اپنی رباعیاں۔ نوحے۔ سلام اور مرثیے مجھ ناچیز سے کتابت بلا اجرت کرا کر ہدیتہً مومنین میں خود چھپوا کر تقسیم فرمائیے۔ ناچیز کو خدمت کا موقع عطا فرمائیے جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ ناچیز سید ظہور علی جعفری ولد سید واجد علی مرحوم۔ $\frac{125}{3}$ پیرآباد گو بیمار۔ نزد امام بارگاہ شاہِ کربلا ٹرسٹ رضویہ سوسائٹی بجانب جنوب چورنگی۔ کراچی ۱۸ مغربی پاکستان۔ فقط

مومن اُس وقت مومن ہوتا ہے جب اپنے نفس سے اِس طرح حساب کرے جیسے مالک اپنے غلام سے حساب لیتا ہے